
بہنوں کا اپنا ماہنامہ
شعاع
اپریل 2018
April 2018

بہنوں کا اپنا ماہنامہ

شعاع

بانی و مدیرِ اعلیٰ — محمود ریاض

مدیرہ — رضیہ جمیل

مدیرِ منتظم — اظہر ریاض

مدیرِ اعزازی — امت الصبور

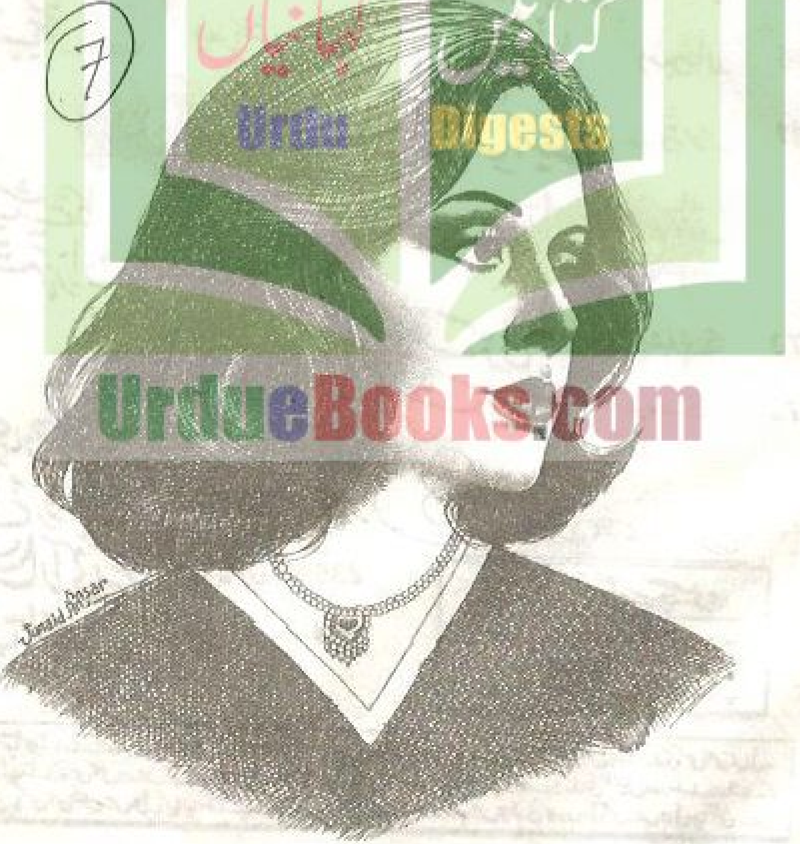
فلم ٹیلی وژن — شاہین رشید

اشتہارات — خالدہ جیلانی

قانونی مشیر — نور الدین سرکی اینڈ کمپنی
ایڈووکیٹس اینڈ لیگل ایڈوائزرز

خط و کتابت کا پتہ
ماہنامہ شعاع
37- اردو بازار کراچی

MEMBER
APNS
CPNE



پہلی شعاع — رضیہ جمیل — 10

حمد — رحمان خاور — 11

نعت — الطاف سکھتروی — 11

نبی ﷺ کی باتیں — ادارہ — 12

انٹرویو

کتاب کہانی — سعید احمد — 279

دستک — شاہین رشید — 28

جب سے تجھ سے ناتا — فیض بخش — 32

ناول

خواب شیشے کا — عفت سحر طاہر — 218

شہزاد — صائمہ اکرم — 36

مکمل ناول

سنہری دھوپ — سلویٰ علی بٹ — 146

تمنائے روشنی — مصباح علی سید — 98

بہار آئی ہے — فرزانہ کھرل — 236

شب تاب — مہوش افتخار — 164

ناولٹ

ابا جی — ایمل رضا — 192

تیری راہ میں — عتیقہ ایوب — 74

افسانے

آنگن ٹیڑھا — نعیمہ ناز — 66

آنے والا اجالا — عندلیب زہرا — 95

فارمولا کہانی — امبر خالد — 136

پسِ آئینہ — ماہ وش طالب — 211

نظمیں غزلیں

غزل — حفیظ ہوشیارپوری — 273

نظم — سیما عابدی — 273

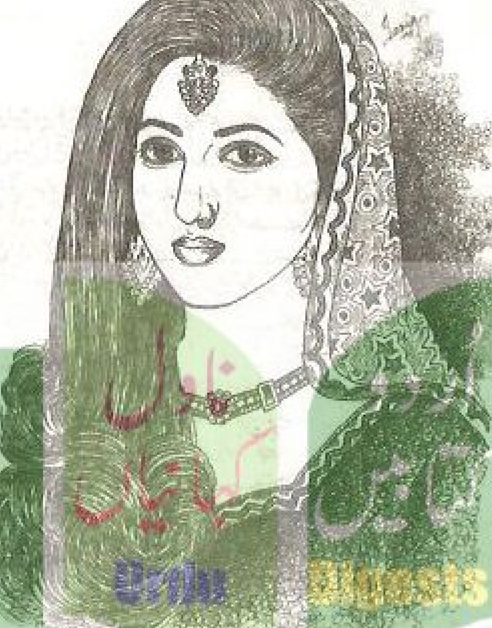
8

زرِ سالانہ بذریعہ رجسٹری

پاکستان (سالانہ)----700 روپے

ایشیا، افریقہ، یورپ---6000 روپے

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا---7000 روپے



مستقل سلسلے

خط آپ کے	رضیہ جمیل	17
مسکراہٹیں	ادارہ	274
آئینہ خانے میں	واصفہ سہیل	286
بالوں سے خوشبو آئے	شگفتہ جاہ	276
کھلتا کسی پہ	خالدہ جیلانی	282
تاریخ کے جھروکے	امت الصبور	284
موسم کے پکوان	خالدہ جیلانی	288
خوبصورت بنئے	ادارہ	290

اپریل 2018
جلد 32 شمارہ 8
قیمت 60 روپے

خط و کتابت کا پتہ: ماہنامہ شعاع، 37 - اردو بازار، کراچی۔

رضیہ جمیل نے ابن حسن پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شائع کیا۔

Phone: 32721777, 32726617, 021-32022494 Fax: 0092-21-32766872
Email: shuaa@khawateendigest.com website: www.khawateendigest.com

رضیہ جمیل

پہلی شعاع

شعاع اپریل کا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

پوری دنیا تیز رفتار تبدیلیوں کے طوفان کی زد میں ہے۔ یہ تیز رفتاری ہماری زندگیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ ہمارے رویے بدلے ہیں، ہماری ذہنی اور فکری سطح میں تبدیلی آئی ہے اور ہماری معاشرتی زندگی بھی تیز رفتاری کے اثرات سے محفوظ نہیں رہی ہے۔

ذرائع ابلاغ کے پھیلاؤ سے تفریح کے نئے ذرائع سامنے آرہے ہیں۔ اب خوش وقتی کے لیے بے شمار مشاغل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پرنٹ میڈیا کے بارے میں خدشات ابھر رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ الیکٹرانک میڈیا کی ناقابل یقین ترقی کے باوجود آج بھی پرنٹ میڈیا کی اہمیت برقرار ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ الیکٹرانک ذرائع کی ترقی نے قاری کی سوچ اور فکر کو بدلا ہے۔ اس کی نظر میں وسعت اور گہرائی آئی ہے۔ اس کے فہم و شعور میں اضافہ ہوا ہے۔ اب اسے محض لفظوں کے گورکھ دھندے اور طولانی کہانیوں سے نہیں بہلایا جاسکتا۔ اب اس کے پاس وہ فراغت نہیں رہی کہ وہ طویل قسط وار کہانیوں کو پڑھے اور ان کے کرداروں کو یاد رکھے۔

آج کے تخلیق کار کو خود کو منوانے کے لیے بدلتے حالات کے ساتھ چلنا ہوگا۔ وقت کی تیز رفتاری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہانی کو اس انداز میں لکھنا ہوگا جو کم وقت میں قاری کو زیادہ سے زیادہ مطمئن کرسکے۔ طویل اور قسط وار کہانیاں پڑھنے کے لیے قاری کے پاس وقت نہیں ہے۔ قدرے کم طویل کہانیاں جہاں دیرپا اثر رکھتی ہیں وہیں قاری کی ذہنی و فکری آسودگی کا سامان ہوتی ہیں — تحریر میں معنویت کے ساتھ ساتھ فکر تازہ اور ندرت خیال بھی ضروری ہے۔ تاکہ قاری اور لکھاری کا رشتہ برقرار رہے۔

مبارک باد،

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کے ذریعے بے شمار خواتین کو اپنی تخلیقی صلاحیت کے اظہار کے لیے ایک پلیٹ فارم ملا اور اس کے ذریعے بے شمار مصنفات سامنے آئیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر جو پچاس نمایاں اور بااثر خواتین کی فہرست سامنے آئی ہے ان میں ہماری تین مصنفین کا نام بھی شامل ہے۔

عمیرہ احمد، نمرہ احمد اور سمیرا حمید۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان ناموں کا انتخاب عوام کی کثرت رائے سے کیا گیا ہے۔

بلاشبہ یہ ہماری ان مصنفین کے لیے ایک بڑا اعزاز ہے اور ہمارے لیے بھی۔

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی جانب سے ان مصنفین کو مبارک باد۔ ہماری دعا ہے کہ وہ ترقی کی منازل اسی طرح طے کرتی رہیں۔ آمین۔

اس شمارے میں،

- مصباح علی کا مکمل ناول ۔ تمنائے روشنی،
- فرزانہ کھرل کا مکمل ناول ۔ بہار آئی ہے،
- مہوش افتخار کا مکمل ناول ۔ شب تاب،
- سویٰ یسف اللہ بٹ کا مکمل ناول ۔ سنہری دھوپ،
- عتیقہ ایوب اور نائلہ رضا کے ناولٹ،
- فاطمہ اکرم اور عفت سحر طاہر کے ناول،
- نعیمہ ناز، عندلیب زہرا، ابرخالد اور مہوش طالب کے افسانے،
- معروف لکھاری محمود اسلم سے ملاقات،
- معروف شخصیات سے گفتگو کا سلسلہ ۔ دستک،
- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں،
- جب مجھ سے ناتا جوڑا ہے، خط آپ کے اور دیگر مستقل سلسلے شامل ہیں۔

بے مثل و بے بدل ہے ایک ایک کام تیرا
یکتا ہے ذات تیری، واحد ہے نام تیرا

فرشِ زمیں پہ تو ہے، عرشِ علیٰ پہ تو ہے
یہ بھی مقام تیرا وہ بھی مقام تیرا

خورشید و ماہ انجم کیسے رواں دواں ہیں
فہمِ بشر سے بالا ہے انصرام تیرا

گلشن میں چہچہوں میں حمد و ثنا ہے تیری
گاتے ہیں گن پرندے ہر صبح شام تیرا

انسان خود غرض ہے طامع ہے کم نظر ہے
پڑتی ہے جب مصیبت لیتا ہے نام تیرا

کلفت میں بھی ملا ہے اس کو سکونِ قلبی
الطاف ہو گیا ہے دل سے غلام تیرا

الطاف سنکھتروی

روز و شب ابھرتی ہے اک صدا مدینے سے
سوئے خلد جاتا ہے، راستہ مدینے سے

ہو گئی فضاؤں میں، جیسے عطر افشانی
میرے شہر تک آئی، جب ہوا مدینے سے

دوریٔ مدینہ اب، حسرت مجسم ہے
دور رہ کے کیا جینا، اے خدا مدینے سے

حسن دین و دنیا کا، ایک رنگ پاؤ گے
اس جہانِ فانی کو، دیکھنا مدینے سے

جیسے چھوڑ آئے ہوں، خود کو ہم مدینے میں
گھر کو اپنے ہم واپس آئے کیا مدینے سے

اپنی اپنی قسمت ہے، جس کو جو بھی مل جائے
کیا بتائیں ہم کسی کو، کیا ملا مدینے سے

روئے زیست کو خاور، اس طرح نکھاریں گے
عکس لیں گے کعبے سے، آئینہ مدینے سے

رحمان خاور

ادارہ

پیارے نبی کی پیاری باتیں

قرآن کریم پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

”قرآن (کثرت سے) پڑھا کرو، اس لیے کہ قیامت والے دن یہ اپنے (پڑھنے والے) ساتھیوں کے لیے سفارش بن کر آئے گا۔“ (مسلم)

فوائد و مسائل:

(1) اس میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت کا بیان ہے خوش الحانی سے پڑھ لینے کے ساتھ اسے سمجھنا بھی ضروری ہے تا کہ عمل کیا جا سکے۔

(2) سفارش کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو قوت گویائی عطا فرمائے گا اور وہ اپنے قاری اور عامل کے گناہوں کی مغفرت کا اللہ سے سوال کرے گا جسے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

”قیامت والے دن قرآن کو اور ان لوگوں کو جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے، (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا۔ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران ان کے آگے ہوں گی، اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔“ (مسلم)

فائدہ: بارگاہ الٰہی میں قرآن کریم اور خاص طور پر مذکورہ سورتیں، اپنے پڑھنے والے اور ان پر عمل کرنے والے کے لیے سفارش کریں گی اور رب تعالیٰ سے اصرار و تکرار کر کے ان کی مغفرت کروائیں گی۔

بہتر شخص

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھلائے۔“ (بخاری)

فوائد و مسائل:

اس میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلم، یعنی خود سیکھنے اور دوسروں کو، اللہ کی رضا کے لیے، سکھانے کی فضیلت ہے۔

2۔ عصر حاضر میں قرآن مجید اور دینی تعلیم حاصل کرنے والے اکثر و بیشتر ان خاندانوں کے بچے ہوتے ہیں جو مالی طور پر کمزور ہوتے ہیں اور کئی لوگ ان طلبہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس حدیث میں ایسے لوگوں کے لیے تنبیہ ہے کہ یہ قرآن پڑھنے والے سب سے افضل لوگ ہیں۔

3۔ دینی تعلیم سے وابستہ علماء اور طلبہ کو بھی اپنی قدر و منزلت پہچاننی چاہیے۔ خودداری اور وقار کے ساتھ رہتے ہوئے اپنی ضرورتیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنی چاہئیں۔

دگنا اجر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور (صحت کے ساتھ) قرآن کریم پڑھنے میں ماہر ہے تو وہ (قیامت والے دن) بزرگ، نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے، اس کے لیے دگنا اجر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد و مسائل:

1۔ ماہر سے مراد قرآن کریم کا حافظ اور تجوید و حسن صوت سے پڑھنے والا ہے۔

2۔ دوسرا وہ شخص ہے جو حافظ نہیں ہے اور تجوید و حسن صوت سے بھی بہرہ ور نہیں ہے۔ اس لیے قرآن فصاحت و روانی سے نہیں پڑھ سکتا، لیکن اس کے باوجود ذوق و شوق سے اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور پڑھنے میں جو مشقت ہوتی ہے، اسے برداشت کرتا ہے، اس مشقت کی وجہ سے اسے دگنا اجر ملے گا۔

مومن کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
''اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے، ترنجبین (نارنگی، سیب) کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، کھجور کی سی ہے کہ اس کی خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، خوشبودار پودے (جیسے ناز بو، یاسمین وغیرہ) کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ تلخ ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، اندرائن (تمے) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی نہیں اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد و مسائل:

1۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا حافظ اور اس پر عمل کرنے والا مومن تو خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل کی طرح عنداللہ بھی مقبول ہے اور لوگوں میں بھی اس کی عزت ہے اور جو مومن حافظ قرآن نہیں ہے، تاہم قرآن کا عامل ہے، اللہ کے ہاں اور لوگوں کی نظروں میں یہ بھی اچھا ہے۔ اور قرآن پڑھنے والے منافق کا ظاہر اچھا ہے لیکن باطن گندا اور تاریک ہے اور آخر میں اس منافق کا ذکر ہے جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کا ظاہر و باطن ناپاک ہے۔

2۔ اس میں حاملین قرآن کے لیے یہ وعظ ہے کہ ان کا اخلاق اچھا ہونا چاہیے اور ان کا کردار خوش ذائقہ پھل کی طرح ہونا چاہیے جو اپنے کاٹنے والے کو بھی برابر مزہ دیتا ہے۔

سرفرازی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
''اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سرفراز فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے دوسروں کو ذلیل کر دے گا۔'' (مسلم)

فائدہ: سرفراز، اللہ کے حکم سے وہی ہوں گے جو قرآن کے احکام کو بجا لائیں گے اور اس کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کریں گے اور اس کے برعکس کردار کے حامل لوگوں کے لیے بالآخر ذلت و رسوائی ہی ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کو اللہ نے ابتدائی چند صدیوں میں ہر جگہ سرخرو کیا اور انہیں سرفرازی عطا کی کیونکہ وہ قرآن کے حامل اور عامل تھے، اس پر عمل کی برکت سے وہ دین و دنیا کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوئے۔ لیکن مسلمانوں نے جب سے قرآن کے احکام و قوانین پر عمل کرنے کو اپنی زندگی سے خارج کر دیا، تب ہی سے ان پر ذلت و رسوائی کا عذاب مسلط ہے۔
کاش! مسلمان دوبارہ قرآن کریم سے اپنا رشتہ جوڑیں تاکہ ان کی عظمت رفتہ بحال ہو سکے۔

رشک

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے:
ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن عطا کیا (اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) چنانچہ وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے (اللہ کی عبادت کرتا ہے) اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا، وہ اسے (اللہ کی راہ میں) رات اور دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

سکون

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا، اس کے پاس ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا، وہ بادل اس کے قریب ہوتا تھا اور اس کا گھوڑا بادل کو دیکھ کر اچھلنے کودنے لگتا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اس واقعے کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"یہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے (تجھ پر) نازل ہوئی (اللہ کی خاص رحمت تیرے اطمینان قلب کے لیے نازل ہوئی۔)" (بخاری و مسلم)

فوائد و مسائل:
اس میں ایک تو سورۃ کہف کی فضیلت اور دوسرے، نیک بندوں پر اللہ کی خصوصی رحمت و سکینت کے نزول کا بیان ہے جس سے ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

تلاوت قرآن پر اس طرح بادل کی ظاہری صورت میں سکینت کا نزول ایک خرق عادت واقعہ (کرامت) ہے جس میں کسی نیک بندے کے اپنے اختیار کا دخل نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی مشیت پر منحصر ہے۔ اسی لیے یہ اصول مسلمہ ہے کہ معجزے یا کرامت سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا، نہ اس سے اس قسم کا کوئی استدلال کرنا ہی جائز ہے، جیسے اہل بدعت کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام کے عقیدوں کو خراب کرتے ہیں۔

نیکی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس شخص نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کا ایک حرف پڑھا، اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔" (یہ تین حرفوں سے مرکب ہے اور دس ضرب تین، یعنی 30 نیکیاں پڑھنے والے کو ملیں گی۔)

(اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس کی سند حسن صحیح ہے۔)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگر قرآن کا مفہوم نہیں سمجھتا لیکن تلاوت کرتا ہے تو ایسا شخص بھی ثواب سے محروم نہیں رہے گا۔ اور جو شخص تلاوت بھی نہیں کر سکتا اسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

ویران گھر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بے شک وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ (یاد) نہ ہو، ویران گھر کی طرح ہے۔"

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس کی سند حسن صحیح ہے۔)

بلندیٔ درجات

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"(روز قیامت) صاحب قرآن (قرآن پڑھنے اور اسے حفظ کرنے والے) سے کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور (درجے) چڑھتا جا اور اس طرح آہستہ آہستہ تلاوت کر جیسے تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا، چنانچہ تیرا مقام وہ ہو گا جہاں تیری آخری

آیت کی تلاوت ختم ہو گی۔"
(اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)
فوائد و مسائل:
1۔ اس میں قرآن کریم کے حافظ اور کثرت سے تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کرنے والوں کی فضیلت کا ذکر ہے۔
2۔ چڑھنے سے مراد جنت کے درجوں پر چڑھنا ہے۔ یعنی جتنا قرآن یاد ہو گا اسی حساب سے وہ ترتیل سے پڑھتا جائے گا اور جنت کے درجات پر فائز ہوتا چلا جائے گا۔
3۔ اس میں قرآن کی تلاوت اور اس کے حفظ کرنے کی ترغیب ہے تاکہ وہ جنت میں حفظ قرآن کی بدولت زیادہ سے زیادہ بلند درجات حاصل کر سکے۔

قرآن کریم یاد رکھنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اس قرآن کی حفاظت (دیکھ بھال) کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! یہ (قرآن سینوں سے) نکل جانے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسی میں بندھا ہوا ہو (اور اسے کھول کر بھاگ نکلنے والا ہو۔"
(بخاری و مسلم)
فائدہ: اس قرآن کریم کی حفاظت اور دیکھ بھال کا مطلب ہے کہ پابندی سے اس کی تلاوت کی جائے، ورنہ غفلت کی صورت میں انسان اسے اتنی تیزی سے بھولتا ہے کہ اتنی تیزی سے اونٹ بھی رسی تڑا کے نہیں بھاگتا۔ یہ تیزی سے بھول جانے میں تشبیہ ہے۔

حافظ قرآن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے۔ اگر وہ اس اونٹ کا خیال رکھتا ہے تو وہ (اپنے کھونٹے سے) بندھا رہتا ہے اور اگر اسے کھول دے گا تو چلا جائے گا۔" (بخاری و مسلم)
فوائد و مسائل:
اس میں بھی وہی مذکورہ بات بیان کی گئی ہے۔ صاحب قرآن سے مراد، قرآن کا حافظ ہے، مکمل حافظ ہو یا کچھ آیات کا حافظ، جتنا بھی یاد ہو اسے پڑھتا رہے گا تو یاد رہے گا، جیسے اونٹ پر کڑی نظر رکھی جائے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر اسے کھول دیا جائے تو ایسا بھاگتا ہے کہ اسے تلاش کرنا اور پکڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔
اس میں ان والدین کے لیے بھی سبق ہے جو بچوں کو حفظ کروا کر قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے، اسی طرح منزل یاد کیے بغیر جلدی حفظ کرنے والے حضرات کے لیے بھی تنبیہ ہے۔

اچھی قرأت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
"اللہ تعالیٰ کسی چیز کے لیے اس طرح کان نہیں لگاتا جس طرح وہ اس خوش آواز پیغمبر کے لیے کان لگاتا ہے جو قرآن کو غنا کے ساتھ اونچی آواز سے پڑھتا ہے۔" (بخاری و مسلم)
فوائد و مسائل:
1۔ اللہ تعالیٰ کان لگا کر توجہ سے سنتا ہے، یہ جہاں ایک طرف اس کی رضا اور قبولیت کی دلیل ہے، وہاں دوسری طرف اس کی ایک صفت (کان) اور اس سے سننے کا بیان ہے جس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ تاہم ہم اس کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں نہ اسے کسی کے ساتھ تشبیہ ہی دے سکتے ہیں۔
2۔ غنا کے ساتھ پڑھنے کا مطلب گانے کی طرح تکلف اور تصنع سے پڑھنا نہیں ہے، جیسے آج کل کے بہت سے قاری بالخصوص مصر کے بعض قراء پڑھتے ہیں، بلکہ اس کا مطلب تجوید و حسن صوت کے

ساتھ ایسے سوز سے پڑھنا ہے جس سے رقت طاری ہو۔

3۔ اس میں خوش آوازی اور سوز سے قرآن پڑھنے کی ترغیب ہے، تاہم یہ ضروری ہے کہ حرفوں کی ادائیگی اس طرح ہو کہ اس میں کمی یا بیشی نہ ہو۔

تعریف

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''تمہیں حضرت داؤد کے سروں میں سے ایک سُر (خوش آوازی) دی گئی ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

''اگر تم مجھے دیکھ لیتے جب کہ گزشتہ رات میں تمہاری قرأت سن رہا تھا (تو یقیناً تم خوش ہوتے۔'')

فوائد و مسائل:

حسن صوت اللہ کا ایک انعام ہے، جس کو چاہے، وہ اس سے نواز دے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں یہ نعمت ملی اور وہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو اللہ کا کلام سنا کر اللہ کی دین کی طرف بلاتے ہیں۔ خوش آوازی کو دنیا کمانے کے لیے بے حیائی پھیلانے کا ذریعہ نہیں بناتے، جس کا انجام نہایت برا ہے۔

خوش آواز

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں سورت والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا، چنانچہ میں نے آپ سے زیادہ اچھی آواز والا کوئی نہیں سنا۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: اس میں صراحت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح دیگر تمام خوبیاں عطا کی گئی تھیں، حسن صوت سے بھی آپ کو نوازا گیا تھا اور دعوت و تبلیغ میں اس کی آپ کو ضرورت بھی تھی۔

غنا کے ساتھ پڑھنا

حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جو قرآن کو غنا کے ساتھ نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں۔'' (اسے ابوداؤد نے جید سند سے روایت کیا ہے۔)

غنا کے ساتھ پڑھنے کے معنی ہیں: وہ خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے۔

فائدہ: ہم سے نہیں، کا مطلب ہے ہمارے طریقے اور سنت پر نہیں ہے۔ اس میں بھی خوش آوازی اور سوز و رقت سے قرآن پڑھنے کی ترغیب ہے، کیونکہ اس سے قرآن کے حسن اور تاثر میں اضافہ ہوتا ہے۔

قرآن سننا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''(اے ابن مسعود!) مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔''

تو میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر تو وہ اترا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں اپنے علاوہ کسی اور سے سننا پسند کرتا ہوں۔''

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء کی تلاوت کی، یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچ گیا:

فکیف اذا جئنا......

''چنانچہ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر اے پیغمبر! تجھے گواہ بنائیں گے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب تم بس کرو۔'' جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری و مسلم)

رضیہ جمیل

آپ کے خط اور ان کے جواب کے ساتھ حاضر ہیں۔

آپ کی عافیت، سلامتی اور دائمی خوشیوں کے لیے دعائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ دنیا اور آخرت کی ہر نعمت سے نوازے، آمین۔

پہلا خط تبسم بشیر شاہ سوار ڈنگہ کا ہے لکھتی ہیں

آپ نے میری بہن بے چاری کی امیدوں پر چپ بھر کر پانی ڈال دیا۔ آپ صرف دیرینہ قارئین کے ہی خط شامل کرتے ہیں؟ شعاع کا سرورق اس دفعہ پسند نہیں آیا۔ "ثریا کی گڑیا" سب سے پہلے پڑھا۔ تعریف کی ضرورت تو نہیں کیونکہ سب کو پتہ ہے کہ سائرہ لاجواب لکھتی ہیں ناولٹ بھی پیارا لکھا۔ (ویسے یہ ایمل رضا کہاں غائب ہیں؟) اس کے بعد اپنی فیورٹ کہانی (خواب شیشے کا) عفت آپی لاجواب لکھ رہی ہیں۔ "شہرزاد" بھی بہت خوب صورتی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ "شب تاب" مکمل ہونے پر تبصرہ جبکہ (حال دل) پسند نہیں آیا۔ افسانوں میں سب سے پہلے ریحانہ آفتاب کو پڑھا کیونکہ یہ ہماری فیورٹ ہیں اور (گدھ) افسانہ بھی فیورٹ ٹھہرا۔ بہار آئی اور دم بھی لاجواب تھے۔ اپنا نام نہ پا کر دکھ بھی ہوتا ہے اور دوستوں میں مذاق کا نشانہ بھی بننا پڑتا ہے کہ (تم نے تو خط بھیجا تھا نا)؟

پیاری تبسم! آپ کی بہن کا خط وہ بھی غصے اور ناراضی والا بہت تاخیر سے ملا تھا۔ اس لیے شائع نہ ہوسکا۔ مگر وہ ناراض نہ ہوں۔ ان شاء اللہ ان کی فرمائشیں پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک ضروری بات نوٹ کرلیں۔ آئندہ جب خط لکھیں تو اپنی دوستوں کو ہرگز نہ بتائیں۔ جب خط شائع ہوجائے تو تب بتائیں۔ ایمل رضا کا ناولٹ اس ماہ شامل ہے۔

کوثر خالد نے جڑانوالہ سے لکھا ہے

عزیزو! میں نے نام بدل لیا ہے یعنی کہ ماضی کی کوثر خالد اب سودائے محمد سردار ہے۔ آئندہ مجھے سودائے محمد سردار کے نام سے بلایا جائے۔

پیاری کوثر! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت مند اور خوش وخرم رکھے۔ جس نام سے بھی لکھیں ہماری محفل کی رونق ہیں اور ہم ہی نہیں ہمارے قارئین بھی آپ کو عزیز رکھتے ہیں۔

اریبہ نور، حبہ نور اور سادیہ نور فیصل آباد سے شریک محفل ہیں

انٹرنیٹ کے اس تیز ترین دور میں یوں خط لکھنا عجیب سا لگتا ہے پر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اچھا بھی بہت لگتا ہے کسی کے لیے وقت نکالنا، بہت سے کاموں کو نظر انداز کرنا...... بار بار مکالموں کو ذہن میں ترتیب دینا اور پھر لکھنا۔

پر میں اس بار کوئی محبت نامہ نہیں لکھ رہی ہوں ہاں...... یہ تو سیدھا شکایت نامہ ہے۔ آپ کو ذرا بھی رحم نہ آیا پکڑ کر سارے کا سارا خط ایڈیٹ کردیا میرا......؟؟

شعاع کے ساتھ ساتھ بھی میرے پسندیدہ سلسلوں میں ایک ہے۔ آپی میں نے بھی شعاع کے ساتھ ساتھ لکھا ہے اور تجھ سے ناتا جوڑا بھی...... میں شادی شدہ نہیں ہوں پر میری ایک اسٹوڈنٹ کی مدر اس سلسلے میں لکھنا چاہتی ہیں۔ پہلے بات ہوجائے سلسلے وار ناول کی تو "شہرزاد" تو پسندیدہ ترین بنتا جارہا ہے۔ "خواب شیشے کا" بہت سست جارہا ہے گویا جہاں سے شروع ہوا تھا وہیں پر ہے۔ سنہری دھوپ تو بہت ہی فضول ہوگیا ہے، وہی روایتی سے سوتنوں کے جھگڑے۔ جس ناول نے بہت ہی زیادہ متاثر کیا وہ 'شب تاب' تھا۔ مہوش افتخار نے دل موہ لیا۔ ثریا کی گڑیا بس ٹھیک ہی تھا۔

خط بھجوانے کے لیے پتا
ماہنامہ شعاع۔ 37 - اردو بازار، کراچی۔
Email: shuaa@khawateendigest.com

سائرہ رضا و پیار رنگ نہیں جما سکیں جیسا ہمیشہ جماتی ہیں۔
"دم..... نفلوں کا ثواب..... گدھ" افسانے بہت اچھے تھے..... نفلوں کا ثواب تو بہت ہی دل کو بھایا..... رہی "کتاب کہانی" تو اس کی تو بات ہی کیا ہے ایک بہترین لکھاری کی بہترین کاوش میری بہن کی "ضم سعید" کے انٹرویو کی فرمائش ہے۔

پیاری سماویہ! آپ شوق سے شکوہ شکایت کریں۔ ہم برا نہیں مانتے۔ شکوے شکایتیں ان ہی سے ہوتی ہیں جن سے تعلق ہوتا ہے۔

خط ایڈٹ کرنا ہماری مجبوری ہے۔ آپ طویل خط لکھتی ہیں تو ہم اسے پڑھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اسے سراہتے ہیں لیکن شائع نہیں کر سکتے کہ صفحات محدود ہوتے ہیں اور دوسری قارئین کے خط بھی شامل کرنا ہوتے ہیں۔

آئندہ کہانی لکھیں تو اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔ ہم آپ کو میسج کے ذریعے کہانی کے بارے میں بتا دیں گے کہ قابل اشاعت ہے یا نہیں۔ اس طرح آپ زحمت سے بچ جائیں گی۔

آپ کی کہانی ناقابل اشاعت ہے لیکن آپ میں صلاحیت ہے۔ پڑھیں اور لکھیں۔

حمیرا لطیف حور نے لکھا ہے

ٹائٹل پر سرسری سی نظر ڈالی پھر شہرزاد قوی امکان ہے کہ ہادی ہی ہم زاد ہے۔ خواب شیشے کا بیسٹ تھا۔ پتا نہیں نمیر اب مہ پارہ کو طلاق دیتا ہے یا نہیں۔ سنہری دھوپ..... انعم تو جل جل کر مر جائے گی۔ شاید حمیرا مکمل ناولز اچھے تھے۔ ثریا کی گڑیا ٹھیک تھا۔ افسانے تو سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔ مسکراہٹیں اچھی تھیں۔ کھٹا کسی پہ کیوں، فوزیہ شربت کا ذوق ہمیشہ سے ہی بہت اچھا لگتا ہے۔ باتوں سے خوشبو آئے ہمیشہ کی طرح بہت اچھا تھا۔ خطوط میں فوزیہ آپی غائب تھیں (وہ کیوں.....؟) آئینہ سرسری سا دیکھا۔ اور تاریخ کے جھروکوں پر پہنچے (میرا موسٹ فیورٹ سلسلہ) رمیشہ گل آپ کا نام اچھا لگا۔ عشنا نور سے ملاقات اچھی رہی۔ دستک بھی گڈ۔ نمرہ احمد اور ایف ایم 90 قصور آپ کی آواز کے آر جے رمضان رفیق بھٹی اور آر جے دانش علی قصوری کا انٹرویو اور بندھن شائع کردیں۔

پیاری حمیرا! شعاع کی پسندیدگی کے لیے تہہ دل سے شکریہ۔ آپ کی فرمائشیں شاہین رشید تک پہنچا رہے ہیں۔ آپ اپنے شہر کا نام لکھنا بھول گئیں۔ آئندہ خط لکھیں تو اپنے شہر کا نام ضرور لکھیے گا۔

تناشہ انصاری نے لکھا ہے

شعاع پڑھتے یہ پانچواں سال ہے۔ کہانیوں سے انسیت جنت کے پتے پڑھنے کے بعد ہوئی (کمال کا ناول لکھا تھا نمرہ آپی نے)

اس کہانی سے بہت سے خوبصورت سبق سیکھے اور ایک چیز جو سب سے خوب صورت اور قابل بیان ہے یہ کہ میں نے حجاب کرنا شروع کیا۔ شکریہ نمرہ آپی۔

پیاری تناشہ! ادارہ خواتین ڈائجسٹ کے پرچوں میں جو تحریریں شائع کی جاتی ہیں ان میں ہم تفریح کے ساتھ ساتھ اصلاح کا پہلو بھی سامنے رکھتے ہیں۔ بہت اچھی بات ہے کہ آپ نے کہانی کے مقصد کو سمجھا اور پردہ کرنا شروع کردیا۔

کہانی آپ ہمیں اسی پتے پر بھجوائیں جس پر خط بھیجا ہے..... شعاع 37۔ اردو بازار کراچی

اقرا ممتاز نے سرگودھا سے شرکت کی ہے لکھتی ہے

عشنا کوثر، آمنہ الیاس، عائشہ جہاں زیب سے ملاقات بیسٹ رہی۔ سب سے پہلے اپنا فیورٹ ناول شہرزاد پڑھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے ہم زاد ہادی ہے۔ منال مجھے ذرا بھی اچھی نہیں لگی۔ ورشہ والی حرکتیں بھی پسند نہیں۔

سنہری دھوپ اس دفعہ کی قسط بیسٹ تھی۔ حال دل کھل چکا صائمہ اقبال کی اچھی کاوش تھی۔

شب تاب کیا فنٹاسٹک اسٹوری تھی دل خوش ہوگیا۔ ناولٹ ثریا کی گڑیا سائرہ رضا جب بھی لکھتی ہیں کچھ منفرد ہی لکھتی ہیں۔

افسانہ بہار آئی، مشعل کی حرکتیں ہنسنے پر مجبور کر گئیں۔ قرۃ العین رائے کی اس کہانی میں مشعل کا بچوں سے پوچھ کر پڑھانے کا انداز میں نے بھی اپنایا۔ ٹیوشن

پڑھنے والے چھوٹے بچوں پر یہ فارمولا آزمایا کچھ حد تک کامیاب رہی۔

اقراء! واہ بھئی، آپ نے اپنے شاگردوں پر قرۃ العین والا فارمولا آزمایا اور کامیاب بھی رہیں۔ روایتی انداز سے ہٹا کر پڑھانے کا یہ طریقہ ہمیں بھی اچھا لگا تھا۔ زندگی میں کچھ نیا سیکھنے کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے اور کامیاب وہی ثابت ہوتے ہیں جو وقت سے سیکھتے ہیں اور آگے بڑھنے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔

مہر وش بلوچ، پری وش بلوچ اور دل وش بلوچ نے ضلع کوہلو بلوچستان سے لکھا ہے

شعاع کے پہنچتے ہی پر ایک سرسری نگاہ ڈالی اور شہر زاد کی طرف دوڑ لگائی۔ واہ صائمہ جی! آپ بہت اچھا لکھتی ہیں۔ ہائے اللہ ہمارا بھی جی چاہتا ہے اڑ کر مری جائیں، برف باری انجوائے کریں۔ ویسے مزے کی بات کہ بلوچوں میں ہمارے قبیلے کا نام بھی مری ہے۔ ہمیں ہم زاد کا کردار بہت پسند ہے۔

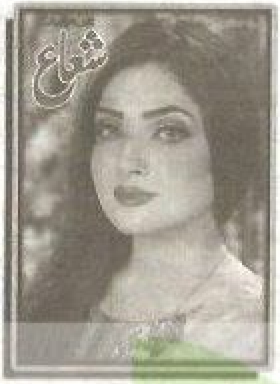
سنہری دھوپ زبردست جا رہا ہے رعنا نے احسن سے شادی کر لی ہمیں شاک لگا۔

''خواب شیشے کا'' کا بھی بڑی خوبصورتی سے رواں دواں ہے۔ سمیرا حمید سے گزارش ہے عالیان، امرحہ اور کارل کے ساتھ حاضر ہو جائیں، اگر ان کے ساتھ نہیں آسکتیں تو پلیز عالیان جیسے کسی ہیرو کے ساتھ آئیں۔

کچھ رائٹر جیسے سمیرا حمید، سائرہ رضا، نمرہ احمد سے ڈائریکٹ ملنے کا شوق ہے ان شاء اللہ جنت میں پوری ہو گی۔

ہم ایک خط بھی بھیج رہے ہیں جس میں بلوچوں کے رسم و رواج اور بلوچی نام درج کیے ہیں جس سے

بلوچوں پر کہانی لکھنے کے لیے تھوڑی بہت مدد مل سکتی ہے باقی کام مصنفہ خود جانتی ہیں اور آپ نے پچھلے سال کسی قاری بہن کے خط کے جواب میں لکھا تھا کہ شاید کنیز نبوی بلوچوں پر کہانی لکھ سکیں۔ اور ہم آپ کو معروف ادبی مجلہ ''آئینہ'' کے بانی ملک فدا الرحمن کی کتاب ''بلوچستان، عکس اور حقیقت'' کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ اس کتاب



میں بہت کچھ بلوچستان کے بارے میں پڑھنے کو ملے گا۔

ساتھ میں ہمارے ناموں کے معانی:

پری وش مطلب ''خوبصورت پری، مہر وش ''خوش اخلاق اور دل وش کا مطلب ''خوش دل''

خوب صورت، خوش اخلاق اور خوش دل پریوں! معصوم سی خواہشوں کا معصوم سا خط اللہ کرے کوئی مصنفہ پڑھ ہی لے۔ ہمارا خیال ہے اپنی پسندیدہ رائٹر سے دنیا میں ہی ملنے کی کوشش کر لیں، جنت میں تو جنت کے نظاروں سے فرصت کہاں ملے گی؟

اگر کوئی مصنفہ کہانی لکھنا چاہیں تو ہم آپ کا خط ان تک پہنچا دیں گے۔ ملک فدا الرحمن کی کتاب کہاں سے مل سکتی ہے؟

زرین فاطمہ نے کراچی سے شرکت کی ہے، لکھتی ہیں

میں نے 2017 کی مارچ کو آپ کو دو افسانے بھجوائے تھے۔ ''احساس'' اور ''اے وقت پلٹ آ'' تا حال اس کا کچھ پتا نہیں۔ پلیز کچھ تو نئے رائٹر کی حوصلہ افزائی کریں۔ تاکہ خوشی خوشی اور بھی لکھ سکیں۔

پیاری فاطمہ! ہم تو ہمیشہ نئے مصنفین کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اور جس تحریر کی نوک پلک سنواری جا سکتی ہے اسے ضرور جگہ دیتے ہیں۔ مگر بعض نئے لکھنے والوں کو مزید محنت اور مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان دو افسانوں کے لیے تو معذرت خواہ ہیں مگر محنت اور مطالعہ جاری رکھیں۔ کوشش اور مسلسل کوشش ہی کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔

نامعلوم نے نامعلوم شہر سے شرکت کی ہے لکھتی ہیں

نائٹ گرل بھی پوری بھی دے دیا کریں۔ ہمیشہ صرف منہ ہی ہوتا ہے۔ سمیرا! آپ اپنے اصلی نام سے لکھتی ہو۔ مجھے سمیرا حمید کے ناول یارم کی لاسٹ ایپی سوڈ والا ڈائجسٹ چاہیے مارچ 2015 کا۔ ''خواب شیشے کا

مجھے تو لگتا ہے موحد اور نمیر ایک ہی ہیں۔ موحد کی ڈیتھ ہوگئی ہوگی۔ اور نمیر کو ثمرہ اور فاران نے پالا ہوگا۔

''سنہری دھوپ'' امیزنگ ہے۔ شہزاد کو شروع میں جتنے مضبوط اعصاب کا دکھایا گیا تھا اتنی وہ ہے نہیں۔

''شب تاب کو اسٹوری آف دی منتھ کہوں تو غلط نہیں ہوگا۔ ''بہار آئی'' مزے کا افسانہ تھا۔

باقی سارا رسالہ ایویں تھا۔

اور جو رسالوں میں خواتین ڈائجسٹ کے ناولز کی لسٹ ہوتی ہے۔ اس میں جو قیمت اور ڈاک خرچ لکھا ہوتا ہے اصل میں بھی اتنا ہی ہوتا ہے۔

پیاری دوست! اپنا نام اور پتا کیوں نہیں لکھا؟ اب کیسے بتائیں کہ یارم کی آخری قسط والا ڈائجسٹ ملے گا یا نہیں۔ آئندہ خط لکھیں تو اپنا نام اور فون نمبر لکھیں ہم بتادیں گے۔ ڈائجسٹ میں جو ڈاک خرچ اور قیمت لکھی ہے وہی ہوتی ہے اور باقی رسالہ ایویں تھا؟؟ ایسی باتیں نہ کریں کہ ہمارا دل بند ہوجائے۔ سمیرا حمید اصلی نام سے ہی لکھتی ہیں۔

اقرا سعید راجڑ نے ڈی جی خان سے لکھا ہے

کاش میں کراچی میں ہوتی تو ضرور آپ کے ادارے میں نوکری کرلی چاہے صفائی کا کام ہی کیوں نہ ہو۔ اس بار شعاع 8 فروری کو ملا۔ سب سے پہلے ''خواب شیشے کا'' کا پڑھا۔ اس ناول کو پڑھتے ہوئے ایک لمحے کو بھی بوریت محسوس نہیں ہوتی۔ ''شہزاد'' از دا بیسٹ ناول ہم زاد تو ہادی ہی ہے۔ ہاں صرف انابیہ کے ساتھ ہی اچھا لگتا ہے۔ منال کو نکالیں۔ سنہری دھوپ کو پلیز جلدی ختم کردیں ایسا نہ ہو ہم بور ہوکر پڑھنا چھوڑ دیں۔ اس کے علاوہ نفسیاتی الجھنیں بھی میرا موسٹ فیورٹ سلسلہ ہے۔ جب مشورہ دیتے ہیں بہت اعلیٰ دیتے ہیں۔ میں اسکول میں ٹیچنگ کرتی ہوں وہاں ہر ہفتہ والے دن ''بزم ادب'' ہوتا ہے تو ہم ان ہی ڈائجسٹوں سے اچھی اچھی چیزیں اتار کے بچوں کو یاد کرواتے ہیں۔ پرنسپل صاحب نے اس بزم ادب میں تمام اسٹاف کے لیے تالیاں بجوائیں کہ وہ بچوں کو اچھی تیاری کرواتی ہیں۔

پیاری اقراء! آپ کراچی نہیں آسکتیں تو کیا ہوا؟ ہم بھی ڈی جی خان آئیں گے تو آپ سے ملنے ضرور آئیں گے۔ آپ کے دل میں ہمارے لیے اتنی محبت ہے یہ جان کر خود پر فخر محسوس ہو رہا ہے۔

گڑیا راجپوت نے گاؤں کلر کہار چکوال سے لکھا ہے

شعاع ایک بہت ہی اچھا اور بہترین رسالہ ہے، افسانے، مکمل ناول اور ناول تو خاص طور پر بہت زبردست ہوتے ہیں خاص کر صائمہ اکرم کا شہزاد بہت ہی اچھا چل رہا ہے۔ اور عفت سحر طاہر جی آپ کو تو سلام ہے بہت بہترین ناول ہے۔

پیاری گڑیا! اتنی دور سے ہمیں خط لکھا اور اتنا مختصر تبصرہ آئندہ تفصیلی تبصرے کے ساتھ شرکت کیجیے گا۔

عابدہ انصاری ولہلہ ضلع فیصل آباد سے شریک محفل ہیں لکھا ہے

میں یہ نہیں لکھوں گی کہ میں نے شعاع کب سے پڑھنا شروع کیا ہے۔ آپ کو پتا چل جائے گا کہ کتنے اولڈ ہیں۔ سب سے پہلے موسٹ فیورٹ عفت جی کا ''خواب شیشے'' کا پڑھا۔ پلیز عفت جی خواب شیشے کا ہمیں نام کی طرح شیشے کا خواب مت دکھائیے گا کہ جب آنکھ کھلے تو اس کی کرچیاں آنکھوں میں پیوست ہوکر رہ جائیں۔ صائمہ جی کا شہزاد مدتوں یاد رہ جانے والی تحریر، ٹاپ آف دی لسٹ سنہری دھوپ کہانی اب سسپنس ایبل موڑ پر آگئی ہے۔

پیاری عابدہ! اولڈ از گولڈ لیکن سچ تو یہ ہے کہ آپ ہمارے لیے سونے سے بھی قیمتی ہیں۔ محبتوں کا کوئی مول نہیں ہوتا۔ ہماری نظر میں ہر انسان قابل احترام ہے۔ اور ہمارے قارئین خواہ وہ ہم سے مخاطب ہوں یا نہ ہوں ہمارے دل میں رہتے ہیں۔ ہمارا ان کے ساتھ محبت کا رشتہ ہے اور وہ ہمارے لیے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

فوزیہ ثمر بٹ، ہانیہ عمران، آمنہ رئیس گجرات سے
شریک محفل ہیں

میک اپ ایک آرٹ ہے اور اس آرٹ سے سجی خوب صورت ماڈل پیاری لگ رہی تھی کاش کہ یہ ہنر مجھے بھی آجائے۔

پہلی شعاع، شعاع کا پہلا درس، جو کہا سچ کہا۔ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ بغیر حقیقت جانے بات آگے بڑھادی جائے۔ حمد باری تعالیٰ اور نعت شریف پیارے نبی کی پیاری باتیں۔ ہمیشہ کی طرح دل کو سکون پہنچاتی ہیں۔ صنم سعید کا بھی انٹرویو کریں کبھی۔

اب چلتے ہیں شعاع کی ہارٹ بیٹ یعنی مطلب درشہوار کی طرف، صائمہ جی نے تو درشہوار کی ساری تیاری سواہ کردی۔ ہادی نے اک نظر کرم بھی نہ ڈالی۔ درشہوار کو کسی اور آرے لگادیں۔ وہ کیا منیر نیازی کہتے ہیں ناں چین پڑتا کیوں نہیں کیا دنیا میں ایک وہی شخص۔

ہم زاد کا لکا چھپی کا رومانس بور کرنے لگا ہے۔ ہادی صاحب کی لیلیٰ کو بھی منظر عام پر لائیں۔ دوسرا سلسلے وار ناول "خواب شیشے کا" دی بیسٹ تحریر۔ موحد تو آغا جی کے گوڈوں گٹوں میں بیٹھ گیا۔

حال دل کھل چکا رشتوں کی اتنی ڈوریاں بھی مجھ سے تو نہیں سلجھیں، سر چکرا گیا۔

سائرہ جی کی ثریا کی ثریا۔ بہت اچھا فیصلہ تھا۔ ثریا کی گڑیا پڑھی لکھی تھی نکمی بھی نہیں کی اپنے شوہر کی غلامی نہ کرتی جو نہ کما کے کھلاتا۔ افسانے سب ہی اچھے تھے کندھ اور بہار آپی کی قابل تعریف لگا۔

فائزہ رابعہ اک عرصہ سے شعاع سے ناتا توڑے ہوئے ہیں کیا وجہ ہے۔ نادیہ امین بھی پتا نہیں کہاں مصروف ہیں۔ دل ان کی تحریر کا شدت سے منتظر ہے۔

تاریخ کے جھروکوں سے اکثر جو بھی میں پڑھوں رات خواب بھی ویسا دیکھتی ہوں کہ اس دور میں ہوں۔

"شعاع کے ساتھ" کافی مہینوں کے بعد یہ سلسلہ لگا۔ اچھا لگا۔ پڑھتے ہوئے بنت سحر یاد آگئیں۔ گاؤں کی منظر کشی اچھی کرتی ہیں۔ خوبصورت ہیلے تمام ٹوٹکے بازار کی مہنگی کریموں سے اچھے اور سستے بھی ہوتے ہیں۔

اب تو ہر چینل ایسے پروگرام دکھا رہا ہے "خط آپ کے" میں پہلے تو آپ سے گلہ ہے کہ خط شامل نہیں کیا دو ماہ سے میرا وجہ ہو دوسرا اس محفل کے ستارے کے جگمگا رہے تھے۔ خاص کر کوثر خالد کو بہت مبارک ایک تو کتاب کی خوشی دوسرا شمع کے رشتے کی۔

پیاری فوزیہ یہ شعر منیر نیازی کا نہیں جون ایلیا کا ہے درست شعر یہ ہے۔

یہ مجھے چین کیوں نہیں پڑتا
ایک ہی شخص تھا جہاں میں کیا

اور صائمہ نہیں، درشہوار کو اس کی گھٹیا محبت خوار کروا رہی ہے۔ محبت کا مطلب مسلط ہونا نہیں ہے۔ محبت تو اپنائیت، خلوص، ایثار اور دل داری کا نام ہے۔

اور دو ماہ سے آپ کے خط بہت تاخیر سے مل رہے ہیں اس وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔

میرے پر خاص سے حرا گل نے لکھا ہے
روی کی نوکری کھا گئی خط کیسے کیسے

بہر حال انہیں شائع نہ ہونا تھا نہ ہوئے۔ میں

مبارک باد

شادی کے تین سال بعد شازیہ جمال طارق کے آنگن میں خوشیاں اتریں اور وہ ماں کے رتبے سے سرفراز ہوئیں۔

ایک پیارے سے بیٹے ابراہیم نے ان کی زندگی کو رونق اور خوشی بخشی ہے۔

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی جانب سے شازیہ کو دلی مبارک اور نیک تمنائیں۔ اللہ تعالیٰ ابراہیم طارق کو صحت، زندگی، اور خوش بختی عطا فرمائے۔ (آمین)

بہت مشکل سے پوسٹ آفس بھجواتی ہوں۔ اچھا مجھے کہنا تھا کہ اگر ایک صفحہ چھوڑ کر افسانہ لکھوں، افسانہ ایک لائن چھوڑ کر لکھوں تو صفحات بہت ضائع ہوں گے۔ اور بعض لوگ اتنا افورڈ نہیں کر سکتے۔

پیاری حرا! ہم تمام خط پوری توجہ سے پڑھتے ہیں۔ اور اس میں لکھی آپ کی آرا کے مطابق پرچا ترتیب دیتے ہیں۔ شائع نہ ہونے والے خطوط ایک فائل میں محفوظ رہتے ہیں۔ آپ صفحے کے دونوں جانب لکھ سکتی ہیں لیکن سطر ضرور چھوڑیں۔ شعاع اور کرن ہمارے ادارے کے پرچے ہیں۔ آپ افسانہ بھجوادیں۔ اگر قابل اشاعت ہوا تو ان تینوں میں سے کسی بھی پرچے میں شائع ہوجائے گا۔

رخ فاطمہ علی لکھتی ہیں

میرا خط شائع نہ ہوا، یہ دیکھ کر بہت رنج ہوا۔ پلیز مجھے افسانے کے متعلق بتادیں۔ شعاع ہمیشہ کی طرح اجلا تھا۔ شہرزاد امیزنگ ناول ہے۔ شب تاب اچھا لگا۔ خواب شیشے کا زبردست ہے۔ میرا حمید کی کتاب کہانی شان دار اور باقی تمام سلسلے بھی زبردست ہیں۔

پیاری فاطمہ! ہمیں افسوس ہے کہ پچھلے ماہ آپ کا خط شامل نہ ہوسکا، آپ کا افسانہ ابھی پڑھا نہیں۔ آپ کسی بھی ماہ کی پانچ تاریخ کو اس نمبر پر فون کریں ہم بتادیں گے۔

021-32721666

راہی حمید نے ضلع کوہاٹ سے شرکت کی ہے لکھتی ہیں

پیاری سی ماؤل دیکھ کر تو دل خوش ہوگیا پھر حمد ونعت سے آغاز کرتے ہوئے مختلف اور پیاری احادیث پڑھ کر علم میں اضافہ ہوا۔ جب تجھ سے ناتا جوڑا اور انٹرویو سب ہی اچھے لگے۔ ریحانہ جی کا گدھ افسانہ پڑھا تو آنکھوں میں آنسو ہی آگئے۔ سائرہ جی کا "ثریا کی گڑیا" تو بہت ہی اچھے موضوع پر تھا۔ ماہ وش جی کا افسانہ "آبلہ پائی کے بعد" بھی اچھے اور حساس موضوع پر تھا اور سلوٰی جی کے مکمل ناول "سنہری دھوپ" کی تو بات ہی الگ ہے، بڑی خوبصورتی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ قرۃ العین جی کا افسانہ دم پڑھ کر اچھا لگا۔ صائمہ جی کا مکمل ناول حال دل کھل چکا تو بہت بہت ہی پسند آیا۔ اب آتے ہیں مہوش جی کے مکمل ناول شب تاب کی طرف جو کہ مجھے بہت ہی پسند آیا ویل ڈن مہوش!

پیاری راہی حمید! سمجھ میں نہیں آرہا کہ اتنی تعریف کے جواب میں کیا کہیں...... اصل میں جو لوگ خود اچھے ہوتے ہیں انہیں دوسروں میں بھی صرف اچھائیاں ہی نظر آتی ہیں۔ اللہ پاک آپ کو ہمیشہ خوش، خوشحال رکھے۔ آمین

راہی آئندہ خط لکھیں تو بلیک سیاہی سے لکھیے گا اور ایک سطر چھوڑ کر لکھیے گا۔

فائزہ بھٹی نے پتوکی سے شرکت کی ہے لکھتی ہیں

ٹائٹل اچھا لگا۔ "پہلی شعاع" مدیرہ جی، ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلا رہی تھیں۔ آپ کو پڑھتے ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ اب تنزیلہ ریاض کو کہہ کر اس مسئلے پر کوئی اچھا سا ناول لکھوائیں۔

حمد ونعت اور احادیث کو پہلی ترجیح جاتا۔ اس کے بعد اپنے خط کی تلاش میں دوڑ لگائی بہت سی باتوں کے جواب میں آپ نے میری رائٹنگ کی طرف توجہ دلائی۔

کسی نے مجھ سے کہا اگر آپ کی جگہ مدیرہ نے مجھے اس طرح دوٹوک انداز میں کہا ہوتا تو میں دوبارہ کبھی خط نہ لکھتی۔ اس بات سے مجھے آپ کی ایک دو قارئین کی یاد آئی جنہیں کچھ عرصہ پہلے آپ نے کسی بات کے جواب میں کوئی نصیحت کی تھی۔ اس واقعے کے بعد میں نے بھی ان کا خط نہیں دیکھا۔

میں نے ایک ہی جواب دیا اور جو "گم شدہ" ہیں ان کو بھی وہ ہی بات کہوں گی کہ جن سے تعلق دل کی گہرائیوں سے بنائے جائیں ان سے چھوٹی چھوٹی بات پر قطع تعلق نہیں ہوا کرتا...... دوسری بات زندگی میں آپ اگر کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو پھر دل کو بڑا کرنا پڑتا ہے۔

"شب تاب" واہ واہ یہ ہوتی ہے اچھی اور مزے کی کہانی، شاہوں کے اوپر کافی دیر بعد لکھا گیا ہے۔ نایاب جیلانی لکھا کرتی تھیں شاہوں کی کہانیاں، مہوش! واقعی میں مزہ آگیا۔ مگر یہ کیا آخر میں انتظار نامی پھندا